کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے اُردو ڈوگری اور کشمیری میں کُل ریاستی کانفرنسوں کا انعقاد

مختلف موضوعات پر مقالے پیش کئے گئے' بحث و تمحیص اور خیالات کا تبادلہ' زبانوں کی ترویج کے لئے اقدامات

सुआगत
दो रोज़ा
अखिल भारती डोगरी लेखक क
21 ते 22 दिसंबर, 2015
अभिनव थिएटर, जम्मू

سرینگر// مختلف زبانوں میں علم و اَدب کی موجودہ صورتِ حال' اِن زبانوں کو درپیش مختلف مسائل اور مشکلات اور دیگر معاملات پر خیالات کا تبادلہ اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے کے لئے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ' کلچر اینڈ لینگویجز نے ان زبانوں میں کانفرنسیں منعقد کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اُس کے تحت دسمبر ۲۰۱۵ء میں اُردو' ڈوگری اور کشمیری میں کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا جس میں اِن زبانوں سے وابستہ ادیبوں' شاعروں' قلمکاروں اور بہی خواہوں کی بھاری تعداد شامل ہوئی اور مختلف معاملات پر خیالات کا تبادلہ کیا۔ سلسلے کے تحت ۱۴ر اور ۱۵ر دسمبر کو ٹیگور ہال سرینگر میں ''جموں و کشمیر میں اُردو زبان کی ترویج میں مختلف اداروں کی خدمات'' کے عنوان کے تحت دوروزہ اُردو کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی افتتاحی نشست کی صدارت نامور ادیب' شاعر' مترجم اور براڈ کاسٹر فاروق نازکی نے کی۔ نامور قلمکار کاچو اسفندیار تقریب کے مہمانِ خصوصی اور ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن کشمیر شاہ فیصل مہمانِ ذی وقار تھے۔ اپنے خطبۂ استقبالیہ میں اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی نے کہا کہ اکیڈیمی کا یہ فرضِ منصبی ہے کہ وہ مختلف زبانوں کے ادیبوں اور دانشوروں کو خیالات کا تبادلہ کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرے تاکہ ماضی کے تجربات سے فائدہ اُٹھا کر زبانوں کو ترقی' ترویج اور فروغ کے لئے آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کیا جاسکے۔ اُنہوں نے کہا کہ اردو ریاست کی سرکاری اور رابطے کی زبان ہے اور گزشتہ دوسو برسوں سے یہ پوری آب وتاب کے ساتھ پوری ریاست میں جلوہ گر ہے۔ اس کی ترویج میں جن اداروں نے بنیادی کام کیا ہے اُس کو اُجاگر کرنا اور اس پر بحث ومباحثہ لازمی ہے اور اسی مقصد کے لئے اس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ تقریب میں پروفیسر نذیر احمد ملک نے کلیدی خطبہ پیش کیا جس میں اُنہوں نے اردو کی ترویج میں مختلف اداروں کی تدریجی خدمات پر روشنی ڈالی اور تاریخی حوالوں سے ان اداروں کے رول کو اُجاگر کیا۔ ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن کشمیر شاہ فیصل نے تعلیمی اداروں میں اُردو کے زیادہ سے زیادہ فروغ کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ آف سکول ایجوکیشن نے پہلے ہی کئی اقدامات اُٹھائے ہیں اور ان کو آگے بڑھانے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ کاچو اسفند یار خان نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اُردو کے فروغ اور اس کی نشو ونما کے لئے بعض اقدامات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ افتتاحی سیشن میں اکیڈیمی کے شعبۂ اردو کی طرف سے حال ہی میں تصنیف/مرتب کی گئی بعض مطبوعات کی رونمائی کی گئی جن میں شیرازہ اُردو ''جموں۔ کشمیر۔ لداخ' قدیم تذکروں اور سفرناموں کی روشنی میں'' کی ۱۰ر ویں جلد' شیرازہ اردو کا ''جموں کشمیر میں اُردو شاعری نمبر' بیگم اختر نمبر اور سالنامہ ''ہمارا ادب'' کا کرشن چندر نمبر شامل ہیں۔ افتتاحی تقریب کی نظامت کے فرائض اکیڈیمی کے چیف ایڈیٹر اردو محمد اشرف ٹاک نے انجام دیئے اور اُنہوں نے ہی شکریہ کی تحریک پیش کی۔ کانفرنس کی دوسری نشست کی صدارت غلام نبی خیال اور پروفیسر نذیر احمد ملک نے کی۔ اس نشست میں اردو کی ترویج میں کلچرل اکیڈیمی کی خدمات کے عنوان سے محمد یوسف ٹینگ نے شعبہ اردو کشمیر یونیورسٹی کی خدمات کے عنووان سے پروفیسر منصور احمد میر اور محکمہ فاصلاتی تعلیم کا رول' اردو کی ترویج کے عنوان سے الطاف انجم نے اپنے مقالات پیش کئے۔ ۱۵ر دسمبر کو کانفرنس کی تیسری نشست کی صدارت عبدالغنی شیخ لداخی اور منصور احمد میر نے کی۔ اس نشست میں اردو کے غیر سرکاری اداروں کی خدمات کے عنوان سے ڈاکٹر مشتاق احمد وانی' ریڈیو کشمیر کی خدمات کے عنوان سے رفیق راز اور اردو کی ترویج میں محکمۂ اطلاعات کا رول کے عنوان سے غلام نبی خیال نے اپنے مقالات پیش کئے جس پر بعد میں بحث و تمحیص ہوئی۔ کانفرنس کے اختتامی سیشن میں اردو کی ترویج میں عدلیہ اور محکمہ پولیس کی خدمات کے عنوان سے محمد نذیر فدا' اردو کی ترویج میں دوردرشن کا رول کے عنوان سے فاروق نازکی' اردو کی ترویج میں کشمیر کے غیر سرکاری اداروں کی خدمات اور اردو کی ترویج میں اقبال انسٹی چیوٹ کی خدمات کے عنوان سے سیر حاصل مقالے پیش کئے جن پر خوب بحث و تمحیص ہوئی۔ کانفرنس کے دوسرے دن کی نشستوں کی نظامت کے فرائض اکیڈیمی کے ایڈیٹر اردو سلیم سالک نے انجام دیئے اور اُنہوں نے ہی شکریہ کی تحریک پیش کی۔ کانفرنس میں محبانِ اردو اور طلبہ کی بڑی تعداد شامل ہوئی اور شدید سردی کے باوجود تمام نشستوں میں پُرجوش طریقے پر حصہ لیا۔ کانفرنسوں کی سیریز کو آگے بڑھاتے ہوئے ۲۱ر تا ۲۲ر دسمبر کو ابھینو تھیٹر جموں میں ڈوگری زبان کی موجودہ صورتِ حال اور اس کی ترقی اور ترویج کے موضوع پر دوروزہ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کا افتتاح ریاستی اسمبلی کے سپیکر شری کویندر گپتا نے کیا۔ ممتاز ڈوگری ادیب اور قلمکار پروفیسر للت گپتا نے افتتاحی سیشن کی صدارت کی۔ کانفرنس کا کلیدی خطبہ شری درشن درشی نے پیش کیا جبکہ ایوانِ صدارت میں اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی اور ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن بھی موجود تھے۔ افتتاحی سیشن میں اکیڈیمی کے ڈوگری شعبے کی طرف سے تصنیف اور مرتب کی گئی مطبوعات کی رونمائی انجام دی گئی جن میں ''ڈگر دا سانسکرتک اتہاس'' اور ''سُدھیش پچوری نے آکھیا ہا'' شامل ہیں۔ اس موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سپیکر شری کویندر گپتا نے کہا کہ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ڈوگری میں تخلیق کئے گئے ادبی ذخیرے نے ہمعصر ادبی ذخیرے میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ اُنہوں نے کانفرنس کے انعقاد کے لئے اکیڈیمی کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ مختلف زبانوں کو درپیش مسائل اور مشکلات پر کھل کے بحث کی جانی چاہیئے۔ اُنہوں نے ڈوگری بولنے والے حلقوں پر زور دیا کہ وہ روزمرہ بول چال میں ڈوگری کو یقینی بنائیں تب جا کے ان کانفرنسوں کے مقاصد پورے ہوسکتے ہیں۔ اس سے قبل کانفرنس کے ایوانِ صدارت' دانشوروں' ادیبوں اور دیگر مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے سیکریٹری اکیڈیمی ڈاکٹر عزیز حاجنی نے کہا کہ ابھینو تھیٹر کی تجدید کے بعد اس تھیٹر میں کامیاب ڈرامہ فیسٹول پیش کیا۔ اب یہاں پر دوروزہ ڈوگری کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ اکیڈیمی آنے والے مہینوں کے دوران ریاستی' ملکی اور بین الاقوامی سطح کی ثقافتی سرگرمیوں کا انعقاد کرنے جارہی ہے۔ اپنے صدارتی خطبے میں شری درشن درشی نے کہا کہ ڈوگری کا دائرہ جموں سے نکل کر ملکی سطح بلکہ بعض ممالک میں بھی اس کے اچھے خاصے بولنے اور سمجھنے والے ہیں اور اس سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے ہم پر بھاری ذمہ داراں عاید ہوتی ہیں اور آج کی کانفرنس اس سلسلے میں اہم رول ادا کرسکتی ہے۔ اُنہوں نے کانفرنس کے انعقاد کے لئے اکیڈیمی کو مبارکباد پیش کی۔ کانفرنس کے افتتاحی سیشن کی نظامت کے فرائض اکیڈیمی کے ایڈیٹر ڈوگری اشوک گپتا نے انجام دیئے جبکہ شکریہ کی تحریک اکیڈیمی کے ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے انجام دی۔ کانفرنس کے پہلے پیپر ریڈنگ سیشن کی صدارت پروفیسر این ڈی شرما' ڈاکٹر گوتم ویاتھی' این ڈی جموال اور ڈاکٹر وینا گپتا نے کی۔ اس سیشن میں ڈاکٹر اوم گوسوامی نے ''اکیسویں صدی میں ڈوگری کہانی کا ارتقاء'' دیش بندھو ڈوگرہ نوتن نے اکیسویں صدی میں ڈوگری ناول کے عنوان اور ڈاکٹر جوگندر سنگھ نے ای ورلڈ اور ڈوگری ادب کے عنوان سے اپنے مقالات پیش کئے۔ تیسری نشست میں کہانی گھوشٹی کا انعقاد کیا گیا جس میں شریمتی نرمل وکرم نے اپنی کہانی ''لال ڈائری'' پیش کی۔ شریمتی سنتوش سانگرا نے اپنا افسانہ ''لمبی ڈوری'' اور چھترپال نے ''نمے برہے دے نمے سنکلپ'' کے عنوان سے اپنی کہانیاں پیش کیں۔ اس نشست میں راج راہی اور وید راہی کی کہانی چندر کانت دی نوٹ بُک کو شری لیش پال نرمل نے پیش کیا۔ اس نشست کی صدارت شری دیش بندھو ڈوگرہ نوتن' موہن سنگھ اور ڈاکٹر کرشن لال نے انجام دی۔ سیشن کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر رتن لال بسوترہ اسسٹنٹ ایڈیٹر نے انجام دیئے۔ اس موقعے پر ڈوگری کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں ریاست کے مختلف حصوں اور ہماچل پردیش اور دیگر ریاستوں کے پبلیشروں نے حصہ لیا۔ کانفرنس کے دوسرے روز موہن سنگھ نے ڈوگری ڈرامہ اکیسویں صدی کے عنوان سے اپنا پرچہ پیش کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر سوشیل بیگانہ نے اکیسویں صدی میں ڈوگری شاعری اور ڈاکٹر وجے سیٹھ نے ۲۱ر ویں صدی میں ڈوگری ایسے کے عنوان سے مقالات پیش کئے۔ اس سیشن کی صدارت ڈاکٹر اوم گوسوامی' پرکاش پریمی اور پروفیسر شِونرموہی نے انجام دی۔ اگلے سیشن میں مزید دو پرچے پیش کئے گئے۔ پدم دیو سنگھ نادان نے ڈوگری میں ادبِ اطفال اور سُرجیت ہوش نے ڈوگری میں ترجمہ کی روایت کے عنوان سے مقالات پیش کئے۔ کانفرنس کی اختتامی سیشن میں محفلِ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی شعراء کے ساتھ ساتھ ہماچل پردیش' دہلی' چندی گڈھ اور پنجاب سے آئے ہوئے ڈوگری شعراء نے حصہ لیا۔ محفل مشاعرہ میں جن شعراء نے حصہ لیا اُن میں درشن درشی' دھیان سنگھ' گیانیشور شرما' ڈاکٹر جتندر رادھمپوری' ڈاکٹر نرمل ونود' این ڈی جموال' اوم ودیارتھی' شودیو سنگھ سوشیل' اشوک عنبر' بھیشن سنگھ دردی' وجے شرما' پرکاش پریمی' کیول کمار کیول' اندرجیت کیسر' برج موہن' ڈاکٹر گیان سنگھ' شودیو سنگھ منہاس' نوین ہلدوانی' نیرو شرما' سنیل شرما اور وجے ورما شامل ہیں۔ ایوانِ صدارت میں موہن سنگھ' وینا گپتا اور پیوش گلیری شامل تھے۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر رتن لال بسوترہ نے انجام دیئے۔ کانفرنسوں کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اکیڈیمی کی طرف سے ۲۹ر اور ۳۰ر دسمبر کو ٹیگور ہال سرینگر میں دوروزہ کشمیری کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کأشر زبأنی تہٕ ثقافتس یورپی دأنشورن ہُند دیُت'' کے موضوع پر منعقدہ اس کانفرنس کی صدارت پروفیسر رحمٰن راہی نے کی جبکہ کانفرنس کے افتتاحی سیشن کے مہمانِ خصوصی (سابق) وزیر خزانہ' روزگار و ثقافت ڈاکٹر حسیب درابو تھے۔ ڈاکٹر حسیب درابو نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کشمیر میں یورپی دانشوروں کی آمد اور کشمیری زبان و ثقافت میں اُن کے کنٹری بیوشن پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بتایا کہ یورپی دانشوروں کے کنٹری بیوشن کو ابھی کھل کے بیان نہیں کیا گیا ہے اور اس پر بطور سبجیکٹ کافی کام کرنا باقی ہے۔ اُنہوں نے اسے ادارہ جاتی بنانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اُنہوں نے اکیڈیمی کو اس کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے زبانوں کے تحفظ اور ان کے فروغ کے لئے روایتی اقدامات کے ساتھ ساتھ اختراعی نوعیت کے اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ ان کوششوں کو جدید تقاضوں کیساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔ اس سے قبل اپنے استقبالیہ خطبے میں اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی نے فن' ثقافت اور زبانوں کے فروغ اور نشوونما کے لئے اکیڈیمی کی طرف سے کی جارہی مختلف علمی اور ادبی سرگرمیوں کا خلاصہ پیش کیا اور کہا کہ ہمارے سامنے زبانوں کے فروغ میں مختلف چیلنج ہیں اور یہ کانفرنسیں ہمیں اکٹھے مل بیٹھ کر ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی حکمتِ عملی وضع کرنے کا موقعہ فراہم کرتے ہیں۔ کانفرنس کا کلیدی خطبہ پروفیسر بشر بشیر نے پیش کیا۔ اُنہوں نے مختلف تاریخی حوالوں سے یورپیوں کی کشمیر میں آمد اور یہاں پر مختلف علمی ادبی اور ثقافتی ذخائر کھنگالنے میں اُن کی خدمات کا تفصیلی خاکہ پیش کیا۔ وہ سر جارج ابراہیم گریرسن ہوں یا الیکزنڈر کننگھم' سر مارک آرل سٹائن ہوں یا بہلر' جارج فورسٹر ہوں یا مس گومری' اُنہوں نے ان خزینوں کو مزید کھنگالنا اور ان سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اپنی صدارتی تقریر میں پروفیسر رحمٰن راہی نے اکیڈیمی کو کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ یہ کانفرنس کشمیر کے ادبی اور ثقافتی سرمائے کو عام کرنے کے لئے ممد اور معاون ثابت ہوگی اور اس سے محققین' مورخین اور طلبہ یکساں طور مستفید ہوں گے۔ نشست کے دوران اکیڈیمی کی طرف سے حال ہی میں شائع کی گئی کشمیری کتابوں اور جرائد کی رونمائی انجام دی گئی جن میں پنڈت بیربل کاچرو کی فارسی میں تحریر تاریخ کشمیر کا کشمیری ترجمہ' مولانا ابوالکلام آزاد کے غبارِ خاطر کا کشمیری ترجمہ' کشمیری شیرازہ کا چمن لال چمن نمبر اور دیگر مطبوعات شامل ہیں۔ افتتاحی تقریب کی نظامت کے فرائض اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈاکٹر سید افتخار نے انجام دیئے جبکہ شکریہ کی تحریک چیف ایڈیٹر انسائیکلو پیڈیا ظفر مظفر نے پیش کی۔ کانفرنس کے پہلے پیپر ریڈنگ سیشن کی صدارت فاروق نازکی اور ڈاکٹر مشعل سلطانپوری نے کی اس سیشن میں پروفیسر شفیع شوق' غلام نبی خیال' پروفیسر فاروق فیاض اور ڈاکٹر شفقت الطاف نے اپنے مقالے پیش کئے جن پر بعد میں خوب بحث و تمحیص ہوئی۔ کانفرنس کے دوسرے روز یعنی ۳۰ر دسمبر کو غلام نبی آتش' پروفیسر رتن لال تلاشی اور ڈاکٹر آفاق عزیز نے اپنے مقالات پیش کئے۔ اس نشست کی صدارت پروفیسر محمد زمان آزردہ نے کی۔ کانفرنس کے تیسرے سیشن میں مشتاق احمد مشتاق' ڈاکٹر محفوظہ جان اور رحیم رہبر نے اپنے افسانے پیش کئے جن پر بحث و مباحثہ ہوا۔ اس نشست کی صدارت پروفیسر شاد رمضان اور سید یعقوب دلکش نے کی۔ اس سیشن کی نظامت کے فرائض ایڈیٹر کشمیری جاوید اقبال نے انجام دی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک کُل ریاستی مشاعرہ پیش کیا گیا۔ مشاعرے میں جن شعرائے کرام نے حصہ لیا اُن کے اسمائے گرامی یوں ہیں پروفیسر رحمٰن راہی' ظریف احمد ظریف' محمد زمان آزردہ' پروفیسر شاد رمضان' منشورہ بانہالی' ولی محمد اسیر' فیاض تلگامی' شہناز رشید' شاہدہ شبنم' عنایت گُل' غلام رسول جوش' مشعل سلطانپوری' شہزادہ رفیق وغیرہ شامل ہیں۔

☆☆☆

کاشُر کانفرنس

کاشُر کانفرنس

قمریہ ہائی سکول گاندربل میں ضلعی سطح کا مشاعرہ

علاقے کے نامور شعراء کی شرکت

گاندربل// ریاستی کلچرل اکیڈیمی کے اہتمام سے ۱۷ر دسمبر ۲۰۱۵ء کو قمریہ ہائی سکول گاندربل میں ضلعی سطح کے مشاعرے کا انعقاد ہوا۔ مشاعرے کی صدارت نامور قلمکار پروفیسر بشیر بشیر نے کی، جبکہ ایوانِ صدارت میں نامور قلمکار اور صحافی رشید راحیل اور قمریہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر عبدالرشید بھی موجود تھے۔ مشاعرے میں جن شعراء نے اپنا کلام پڑھا اُن میں پروفیسر بشر بشیر، سید اختر منصور، رشید راحیل، سید تقی شالہاری، شبنم فیاض، سابق علی سابق، شیخ عبدالسلام، محی الدین شلزاری، ہلال تاش، محمد ابراہیم، شاداب منصور، نیاز الاسلام کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ اس موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی رشید راحیل نے اکیڈیمی کے اقدامات کی سراہنا کرتے ہوئے ان اقدامات کو تاریخ ساز بتایا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اکیڈیمی کی کاوشوں کی بدولت ریاستی تہذیب وتمدن پھل پھول رہی ہے۔ جن دیگر افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اُن میں چیئرمین مرکزِ نور سینٹر فار شیخ العالم سٹڈیز ڈاکٹر بشر بشیر نے بھی شامل ہیں۔ پروگرام میں اکیڈیمی کی نمائندگی اکیڈیمی کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈاکٹر محمد رفیق خان نے کی۔

☆☆☆

اکیڈیمی کے اہتمام سے ابھینو تھیٹر جموں میں کُل ہند مشاعرہ

ملک کے نامور شعراء نے مدعو سامعین کے روبرو اپنا کلام پیش کیا

جموں// یوم جمہوریہ کی تقریبات کے سلسلے میں کُل ہند اردو مشاعرہ کی روایت برقرار رکھتے ہوئے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ' کلچر اینڈ لینگویجز کی طرف سے ۲۸ر جنوری سہ پہر ابھینو تھیٹر جموں میں کل ہند اُردو مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے شعرائے کرام نے مدعو سامعین کے روبرو اپنا کلام پیش کر کے داد وتحسین حاصل کی۔ ان شعرائے کرام میں جاوید انور (بنارس) سنیتا رینہ (دہلی) پروین کمار اشک (پٹھانکوٹ) ممتا سنگھ (دہرہ دون) ڈاکٹر درخشاں اندرابی (سرینگر) مشتاق صدف (دہلی) اعجاز چودھری (جموں) ڈاکٹر نذیر آزاد (سرینگر) ساغر صحرائی (بھدرواہ) ودیارتن عاصی (جموں) معین امر بامبو (تلینگانہ) کاچو اسفند یار خان (کرگل) محمد شاہد پٹھان (جے پور) ڈاکٹر شفق سوپوری (سرینگر) رُخسانہ جبین (سرینگر) چندر بھان خیال (دہلی) رفیق راز (سرینگر) کرشن کمار طور (ہماچل پردیش) عرش صہبائی (جموں) احمد شناس (جموں) اور ڈاکٹر لیاقت جعفری (جموں) شامل ہیں۔ مشاعرے کی صدارت جناب عرش صہبائی نے کی۔ اپنے استقبالیہ خطبے میں اکیڈیمی کے سیکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی نے کہا کہ یوم جمہوریہ پر اکیڈیمی کی طرف سے مشاعرے کے انعقاد کی قدیم روایت رہی ہے اور اس میں اب تک ملک کے نامور اور چوٹی کے اردو شعراء نے شرکت کی ہے۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ہم نے اس مشاعرے کا انعقاد کیا ہے جس میں ملک کے مختلف حصوں سے شعرائے کرام کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مشاعروں کے انعقاد سے ریاست میں اُردو کے فروغ کے لئے مناسب ماحول بہم ہوتا ہے۔ مشاعرے کی ابتداء وارانسی سے آئے مہمان شاعر جاوید انور نے کی۔ اُن کے یہ اشعار

جسم سے ہو گیا جگر غائب
سیپ سے ہو گیا گہر غائب
کاوشوں کا ہوا ثمر غائب
درہے' دیوار ہے' تو گھر غائب

کاچو اسفند یار خان کے یہ اشعار

میں کیا کرتا مسیح بے نفس ہوں میں
مجھے آواز مت دینا' کلیم بے عصا ہوں میں

اس کے بعد مشتاق صدف نے اپنے اشعار یوں پیش کئے

دیکھتے ہی کیوں اُنہیں تصویر ہوجاتا ہوں میں
اور کچھ ہی دیر میں تنویر ہو جاتا ہوں میں

ڈاکٹر ایاز رسول نازکی کے اشعار

میری آنکھوں سے گیا سبز رتوں کا موسم
اب میرے پیشِ نظر کوئی بھی منظر رکھ دے
ظلم سے' جبر سے بھڑنا ہے تو خنجر نہ اُٹھانا
ہاتھ سے میرے قلم لے لے یہ پتھر رکھ دے

ودیا رتن عاصی کی غزل سے یہ اشعار

ایک دن سارے نشے اُتر جائیں گے
تم بھی مرجاؤ گے ہم بھی مرجائیں گے
رات دھومیں مچالو سرِ میکدہ
صبح دم تم کدھر' ہم کدھر جائیں گے

کرشن کمار طور کی غزل سے یہ اشعار

تھا جو گرفت میں دُنیا کے نام کر دیا
اِسے بھُلانے کا سب اہتمام کر دیا
یہاں پر غیر ضروری اشد ضروری تھا
کچھ اور کرنا تھا' کچھ اور کام کر دیا

چندر بھان خیال کے اشعار

اور ذرا جی لوں کہ مرجاؤں بتا اے زندگی
کیا کروں اور کیا نہ کرجاؤں بتا اے زندگی
اپنے گھر میں چین سے نہیں رہ پاتا ہوں میں
چین پانے کس کے گھر جاؤں بتا اے زندگی

محمد شاہد پٹھان یوں غزل سرا ہوئے

دشت و صحرا و چمن ہو کہ سمندر تیرا
بھید بتلاتا ہے ہر کوئی برابر تیرا
اپنی جنت سے جِسے تونے نکالا تھا کبھی
وہ بشر آج بھی دُنیا میں ہے بے گھر سرا

رفیق راز کے یہ اشعار

جاؤں تو جاؤں کہاں خطۂ بارانی میں
میرے حصے کی زمین گم ہے کہیں پانی میں
تو کہ جس شب مری آنکھوں پہ ہوا تھا روشن
دن گزرتے ہیں اب اس شب کی ثنا خوانی میں

پروین کمار اشک غزل سے چند اشعار

وہ پیش رَو ہے مگر راستا نہیں دیتا
بزرگ ہو کے بھی دیکھو دُعا نہیں دیتا
کسی کسی کو تھماتا ہے چابیاں گھر کی
خدا ہر ایک کو اپنا پتا نہیں دیتا

احمد شناس کی غزل سے بعض اشعار

دھوپ کا موسم بھی دیکھا نہ ایسا خواب
لوگ اپنی خوش خیالی میں ہیں سایہ باب رنگ
ایک خنجر میں نے کر رکھا ہے پیوست وجود
جابجا رستا ہوا یہ خون تیزاب رنگ

ڈاکٹر درخشاں اندرابی کے یہ اشعار

بیابانوں سے صحرا کے نشانوں تک گئی ہوں میں
تمہاری جستجو میں آسمانوں تک گئی ہوں میں
یہ کل کی بات ہے تاریخ آدم نوعِ انسانی
تمہاری کھوج میں کتنے زمانوں تک گئی ہوں میں

پرویز ملک کے یہ اشعار

اِک زمیں' اِک آسماں کافی نہیں
اِتنا چھوٹا سا جہاں کافی نہیں
کوئی سُنتا ہی نہیں اس شہر میں
بات کہنے کو زباں کافی نہیں

بلراج بخشی کے یہ اشعار

حادثے اور بھی ہیں شہر میں ہونے والے
آنسوؤں کی نہ کمی ہو کہیں رونے والے
ضابطے کھیل کے آساں ہوئے جاتے ہیں
اب جو تیریں گے وہی ہوں گے ڈبونے والے

محمد اعجاز خان کی غزل سے بعض اشعار

آؤ مے خانے میں چل کر ہی بسیرا کر لیں
اس سے پہلے کہ میری آنکھیں سویرا کر لیں
اس لئے بھی چاند کا آئینہ بنا دیتا ہوں
روٹھ کر گھر کے یہ جگنو نہ اندھیرا کر لیں

☆☆☆

اکیڈیمی کی طرف سے شکریہ کی تحریک ایڈیشنل سیکریٹری ڈاکٹر اروندر سنگھ امن نے پیش کی جبکہ پروگرام کے منتظم ڈاکٹر شہنواز کھٹانہ تھے۔

کرگل خطے کی روایتی موسیقی کے فروغ کے لئے ۷ر روزہ ورکشاپ

سرکردہ ماہرین اور طالبانِ فن کی شرکت

کرگل// کرگل میں روایتی لوک موسیقی' دمان اور سُرنا کو فروغ دینے کے لئے جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ' کلچر اینڈ لینگویجز کے کرگل آفس کی طرف سے ایک سات روزہ ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا جس میں ماہرین نے نوجوانوں کو روایتی موسیقی کے بارے میں عملی تربیت دی۔ اس ورکشاپ کا انعقاد ۱۹ر سے ۲۶ر دسمبر تک اکیڈیمی کے باروہال کرگل میں کیا گیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب کرگل میں اس نوعیت کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف گروپوں کو اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ عملی تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ ورکشاپ کی اختتامی تقریب پر چیئرمین' چیف ایگزیکیٹو کونسلر لداخ خود اختیاراتی کونسل کرگل الحاج محمد حنیفہ جان مہمانِ خصوصی تھے جب کہ ایگزیکیٹو کونسلر ژھرنگ وانگڈس اور محسن علی مہمانانِ ذی وقار کے طور تقریب میں شامل ہوئے۔ اپنے خطبۂ استقبالیہ میں کرگل آفس کے انچارج نذیر حسین نے

(باقی صفحہ ۱۰ پر)